© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر کی حقیقت

سید جلال الدین عمری

ذکر اس بات کا نام ہے کہ دل سے غفلت دور ہو اور آدمی پر خدا کی یاد چھائی رہے۔ اس کی بہت سی صورتیں قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔

ذکرِ قلب

ایک صورت ذکرِ قلب ہے۔ آدمی اللہ تعالیٰ کو دل ہی دل میں یاد کرے، اس کی عظمت اور بزرگی، اس کے غیظ و غضب اور اس کی رافت و رحمت کا تصور کرے، اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا خیال کرکے ندامت محسوس کرے، دل سے توبہ و استغفار کرے، معاصی سے بچنے اور اطاعت پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کرے۔

ذکرِ قلب کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ حضرت معاذ بن انسؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لا یذکرنی عبد فی نفسہ الا ذکرتہ فی ملأ من ملائکتی ولا یذکرنی فی ملأ الا ذکرتہ فی الملأ الاعلیٰ۔[۱]	بندہ اپنے جی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اپنے فرشتوں کی مخصوص جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ اپنے خاص لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ملأ اعلیٰ (سب سے اونچے فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

---

[۱] رواہ الطبرانی باسناد حسن۔ الترغیب والترہیب: ۳۹۶/۲ مطبوعہ مصر ۱۹۸۶ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک اور حدیث قدسی میں ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے۔

یا ابن آدم اذا ذکرتنی	اے ابن آدم! اگر تو تنہائی میں مجھے یاد
خالیا ذکرتک خالیا واذا ذکرتنی	کرے تو میں بھی تنہائی میں تجھے یاد کروں گا اور
فی ملأ ذکرتک فی ملأ خیر	اگر تو کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں تیرا ذکر
من الذین تذکرنی	ایسی مجلس میں کروں گا جو اس مجلس سے
فیہم[1]	بہتر ہے جس میں تو نے میرا ذکر کیا ہے۔

ایک حدیث میں جو سند کے لحاظ سے کچھ زیادہ قوی نہیں ہے ذکر خفی کو بہترین ذکر کہا گیا ہے[2]۔ اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ ذکر خفی یا ذکر قلب میں ریاکاری اور نام و نمود کا امکان نہیں ہوتا۔

ذکر لسان

ذکر لسان میں نماز، قرآن مجید کی تلاوت، مختلف اوقات میں پڑھے جانے والے اوراد و اذکار، دعائیں، تعلیم، تذکیر، تبلیغ اور اس نوعیت کی سب ہی چیزیں شامل ہیں۔ زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ذیل میں چند حدیثیں پیش کی جارہی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ احکام شریعت بہت زیادہ ہیں، میرے لیے ان سب پر عمل دشوار ہے۔ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ میں اسے مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا۔

لا یزال لسانک رطبا	تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے
من ذکر اللہ[3]	ہمیشہ تر رہے۔

---

1. رواہ البزار باسناد صحیح۔ الترغیب والترہیب ۲/۳۹۴
2. حضرت سعد بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی (مسند احمد: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ۔ تحقیق احمد محمد شاکر ۳/۴۴
3. ترمذی، ابواب الدعوات، باب فضل الذکر۔ ابن ماجہ، باب فضل الذکر۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ عزوجل یقول انا مع عبدی اذا ھو ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ[1]

بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سونے چاندی کا ذخیرہ کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کون سی دولت بہتر ہے تو وہی ہم اپنے پاس رکھیں۔ آپ نے فرمایا:۔

افضلہ لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجۃ مؤمنۃ تعینہ علی ایمانہ[2]

ان میں افضل چیز ہے ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور وہ ایمان والی بیوی جو ایمان پر چلنے میں اس کی مدد کرتی ہے۔

اس حدیث میں جن چیزوں کو انسان کا سب سے بڑا سرمایہ قرار دیا گیا ہے ان میں 'لسانِ ذاکر' اور 'قلب شاکر' بھی ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک مشہور حدیث بخاری، مسلم اور دیگر کتب حدیث میں مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منھم وان تقرب الیّ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے متعلق میرے بندے کا جو خیال ہو میں اسی کے قریب ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرے تو میں اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرے تو میں اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں

---

[1] ابن ماجہ، حوالہ سابق [2] ترمذی، ابواب التفسیر، سورہ التوبہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شبراً تقربت الیہ ذراعاً	اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے بالشت
وان تقرب الیّ ذراعاً	بھر قریب آئے تو میں اس سے ایک ہاتھ
تقربت الیہ باعاً وان	قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھ سے ایک ہاتھ
اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ[1]	قریب ہو تو میں اس سے دو ہاتھ کے برابر
	قریب ہوتا ہوں، اگر وہ پیدل میری طرف
	آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔

اس حدیث کے بعض جملے تشریح طلب ہیں۔ فرمایا میرے متعلق میرے بندے کا جو خیال ہو میں اس کے قریب ہوں، مطلب یہ کہ بندہ میرے بارے میں اچھا یا برا جو خیال کرے گا میں اسی کے مطابق اس سے معاملہ کروں گا۔ اس میں اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کی ہدایت ہے۔ کہا گیا میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، یعنی بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی توفیق ہدایت، توجہ اور عنایت اس کے ساتھ ہوتی ہے اور مزید راہیں اس پر کھلتی ہیں۔ فرمایا گیا بندہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں، مطلب یہ کہ بندہ جب خاموشی سے اور اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خاموشی سے اس کے اجر و ثواب اور اپنی رحمت کا ذکر کرتا ہے۔[2]

ذکر سے اللہ تعالیٰ کی جو بہترین قربت نصیب ہوتی ہے اور جس بے پایاں اجر و ثواب سے وہ بندہ کو نوازتا ہے۔ اسے اس حدیث میں بہت ہی خوبصورت اور تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

علماء کرام نے ذکر قلب اور ذکر لسان کی حقیقت و فضیلت اور اس کے طریقوں سے بحث کی ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذکر قلب اور دوسرا ذکر لسان۔ ذکر قلب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور اس کی حکومت و اقتدار پر غور و فکر کیا جائے اور زمین و آسمان میں اس کی پھیلی ہوئی نشانیوں پر تدبر ہوتا ہے یہ سب سے ارفع و اعلیٰ ذکر ہے۔ اسی کے سلسلہ میں یہ حدیث آئی ہے۔ خیر الذکر الخفی،

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ و یحذرکم اللہ نفسہ۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ۔ [2] فتح الباری: ۱۳/ ۳۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذکر قلب کی دوسری صورت یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سامنے آئیں آدمی اسے یاد کرے، اوامر کو بجالائے اور نواہی سے اجتناب کرے جس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی اس پر واضح نہ ہو توقف کرے۔

باقی رہا صرف زبان سے ذکر تو یہ ایک کمزور صورت ہے لیکن جیساکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے اس کی بھی فضیلت ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ صرف قلب سے ذکر کے مقابلے میں حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر افضل ہے[1]

حافظ ابن حجر، ذکر کی فضیلت سے متعلق بعض احادیث کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زبان سے ان الفاظ کا ادا کرنا ہے جن کے ادا کرنے اور بکثرت ادا کرنے کی ترغیب آئی ہے جیسے سبحان اللہ، الحمدللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یا استغفار کے کلمات یا دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعائیں وغیرہ۔

مزید فرماتے ہیں ذکر سے مراد ان اعمال کی مواظبت بھی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے واجب یا مندوب قرار دیا ہے۔ جیسے تلاوت قرآن، حدیث کا پڑھنا، علم کی کوشش، نفل نمازیں ادا کرنا۔

ذکر لسان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زبان سے ذکر کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ ذہن و قلب کا استحضار ہو۔ لیکن کلمات ذکر میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تنزیہ و تقدیس کے جو معانی موجود ہیں ان کا استحضار ہو تو ذکر کی خوبی میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح جو اعمال صالحہ فرض ہیں جیسے نماز اور جہاد۔ ان میں ذکر ہو تو اس کی خوبی اور کمال میں مزید اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور اخلاص بھی پیدا کر لیا جائے تو یہ انتہائی خوبی اور کمال کی بات ہوگی[2]

امام رازی فرماتے ہیں کہ ذکر لسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور تمجید پر دلالت کرنے والے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ہے۔ ذکر قلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے دلائل پر غور کیا جائے، شریعت کے اوامر و نواہی کے دلائل اور حکمتیں معلوم کی جائیں۔

---

[1] نووی: شرح مسلم جلد ۶ جز ۱۷/ ۱۶ [2] فتح الباری: ۱۱/ ۱۶۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں جو حکمتیں پوشیدہ ہیں وہ دریافت کی جائیں۔ اس کی تیسری صورت ذکر بالجوارح ہے۔ وہ یہ کہ انسان کے اعضاء وجوارح اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مستغرق رہیں[1]

ابن ابی جمرہ کہتے ہیں۔ ذکر کبھی صرف زبان سے، کبھی صرف دل سے اور کبھی زبان اور دل دونوں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی حکمِ خداوندی کی تعمیل اور ممنوع چیزوں سے اجتناب بھی ذکر ہے[2]

ذکرِ اجتماعی

اوپر زیادہ تر ذکرِ انفرادی کی صورتیں بیان ہوئی ہیں۔ ذکرِ اجتماعی بھی ہوتا ہے۔ ذکرِ اجتماعی یہ ہے کہ آدمی کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے، انھیں دین کی باتیں بتائے، قرآن و حدیث کی تعلیم دے یا تعلیم حاصل کرے۔ دینی مسائل پر تبادلۂ خیال کرے۔ یہ سب ذکرِ اجتماعی کی مختلف صورتیں ہیں۔ اوپر جو احادیث گزری ہیں ان میں انفرادی ذکر کے ساتھ اجتماعی ذکر کی بھی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

اجتماعی ذکر کی فضیلت حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں یوں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان للہ تبارک وتعالیٰ	بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص
ملائکۃ سیارۃ فضلا	فرشتے ہیں جو عام فرشتوں سے الگ
یتبعون مجالس الذکر	ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ مجالسِ ذکر
فاذا وجدوا مجلسا	کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں جب
فیہ ذکر قعدوا معھم	وہ ذکر کی کسی مجلس کو دیکھتے ہیں تو ایک
وحف بعضھم بعضا	دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ تمھاری
باجنحتھم حتی یملؤا ما	مطلوبہ چیز یہاں ہے) پھر وہ مجلس میں
بینھم وبین السماء الدنیا	شریک ہوجاتے ہیں اور اپنے بازوؤں
فاذا تفرقوا عرجوا	میں مجلس کے لوگوں کو لے لیتے ہیں اس
وصعدوا الی السماء قال	طرح ان کے اور آسمان دنیا کے درمیان

[1] فتح الباری: ۱۱/ ۱۶۲ [2] فتح الباری: ۱۳/ ۳۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فیسألهم الله عز وجل وهو
اعلم بهم من این جئتم
فیقولون جئنا من عند
عباد لك فی الارض یسبحونك
ویکبرونك ویهللونك
ویحمدونك ویسألونك
قال وماذا یسألونی قالوا
یسألونك جنتك قال و
هل رأوا جنتی قالوا
لا ای رب قال فکیف
لو رأوا جنتی قالوا
ویستجیرونك قال و
مم یستجیرونی قالوا
من نارك یا رب وهل
رأوا ناری قالوا لا
قال فکیف لو رأوا
ناری قالوا ویستغفرونك
قال فیقول قد
غفرت لهم فاعطیتهم
ما سألوا واجرتهم
مما استجاروا قال
فیقولون رب فیهم
فلان عبد خطاء انما
مر فجلس معهم قال
فیقول وله غفرت

کی فضا ان فرشتوں سے بھر جاتی ہے۔
جب اس سے فارغ ہوتے ہیں اور
آسمان پر پہونچتے ہیں اللہ عز وجل ان سے
پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کے بارے میں
خوب جانتا ہے۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔
وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے
کچھ خاص بندوں کے پاس سے آرہے ہیں
جو تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل اور حمد و ثنا میں
لگے ہوئے ہیں (اللہ تعالی سوال فرماتا ہے)
کہ کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے۔ فرشتے عرض
کرتے ہیں اے رب تیری قسم! انھوں نے
تجھے نہیں دیکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ مجھے
دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں
اس وقت وہ تیری زیادہ عبادت کریں گے
اور زیادہ تسبیح و تحمید میں لگ جائیں گے)
اللہ تعالی فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا طلب
کر رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ
سے تیری جنت کے طالب ہیں۔ ارشاد
ہوتا ہے کہ کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا
ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، قسم خدا کی
انھوں نے اسے نہیں دیکھا ہے۔ ارشاد
ہوتا ہے اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو ان
کی کیا کیفیت ہوگی۔ عرض کرتے ہیں اگر وہ
اسے دیکھ لیں تو ان کی طلب اور تمنا اور
بڑھ جائے گی۔ سوال ہوتا ہے کہ وہ کس چیز سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم ۱

پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے
پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوگا کیا انھوں نے
جہنم کو دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں قسم ہے
اے رب انھوں نے اسے نہیں دیکھا ہے
ارشاد ہوگا اگر وہ اسے دیکھ لیں گے تو کیا
حال ہوگا (عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سے
اور زیادہ دور بھاگیں گے اور زیادہ خوف
کھائیں گے) ارشاد ہوگا اچھا تو تم گواہ رہو
کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے وہ
جو کچھ طلب کر رہے ہیں وہ انھیں عطا کر دیا
ہے اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے ہیں اس
سے پناہ دے دی ہے۔ فرشتے عرض کرتے
ہیں کہ اے رب! ان میں فلاں بندہ بھی
ہے جو بڑا خطاکار ہے وہ ادھر سے گزر
رہا تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ارشاد
ہوگا میں نے اس کی بھی مغفرت کر دی ہے۔
یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا
محروم نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور حدیث میں مل جل کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے سمجھنے سمجھانے کی فضیلت ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون

اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہو کر اللہ کی کتاب

---

۱ بخاری، دعوات، باب فضل ذکر اللہ۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر۔ حدیث کے الفاظ صحیح مسلم سے لیے گئے ہیں البتہ ترجمہ میں بخاری کے الفاظ کو بھی سامنے رکھ کر کہیں کہیں توسین میں اضافہ کیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب اللہ و یتدارسونہ	کی تلاوت اور اس کی درس و تدریس
الا نزلت علیھم السکینۃ	کرتے ہیں تو ان پر سکون قلب نازل ہوتا
وغشیتھم الرحمۃ و	ہے، رحمت ان پر چھا جاتی ہے، فرشتے
حفتھم الملائکۃ وذکرھم	انھیں گھیرے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا
اللہ فی من عندہ[1]	ذکر اپنے مقربین کے درمیان کرتا ہے۔

دورِ اول میں اس طرح کی مجلسیں مساجد ہی میں ہوتی تھیں اس لیے مساجد کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اسی مفہوم کی ایک اور حدیث میں مساجد کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بھی اللہ کا ذکر ہو اور اس کے دین کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش ہو اللہ کی رحمت سایہ فگن ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یقعد قوم یذکرون اللہ	جب کچھ لوگ اللہ کے ذکر کے لیے
عزوجل الا حفتھم الملائکۃ	(کسی جگہ) بیٹھتے ہیں تو فرشتے انھیں چاروں
وغشیتھم الرحمۃ ونزلت	طرف سے گھیر لیتے ہیں، ان پر اللہ کی رحمت
علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ	چھا جاتی ہے، ان پر سکون نازل ہوتا ہے
فی من عندہ[2]	اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے۔

ایک حدیث میں دین کی دولت کے ملنے پر مل جل کر اللہ کا شکر اور اس کی حمد و ثنا کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضرت معاویہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک مجلس (حلقہ) میں پہنچے۔ دریافت فرمایا کہ آپ لوگ یہاں کس مقصد سے جمع ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہم یہاں بیٹھے اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اس کی حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی راہ دکھائی اور ہم پر احسان کیا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا خدا کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا کہ کسی بدگمانی یا تہمت کی وجہ سے میں نے تم سے قسم نہیں لی تھی۔ حضرت جبریلؑ تشریف لائے تھے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے درمیان فخر کے ساتھ تمہارا ذکر کر رہا ہے[3]

ان احادیث سے ذکرِ اجتماعی کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور اس کے مفہوم کی وسعت بھی سامنے آتی ہے۔

---

[1] مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء [2] حوالہ سابق [3] رواہ مسلم والترمذی

© rasailojaraid.com